انتخاب

سال نو مبارکباد

ہر حیلہ رزق ہر بہانہ [illegible]

بھا صاحب تمدنی کھلاڑیوں کی قسمیں تماشے کی کسوٹیوں پر [illegible] بال [illegible] میں [illegible] کے شہر [illegible] تھے ہو گئے [illegible] بھی اچھے ان لوگوں کے سر پر [illegible] کا خون [illegible] ہوتا ہے [illegible] دھن [illegible] ایسے ہوتے ہیں کہ دھن [illegible] یہ لوگ [illegible] کی طرح [illegible] تماشا دکھانے [illegible] کی طرح ہر وقت جان کے ساتھ [illegible] تماشے [illegible] ہوتے ہیں [illegible]

[illegible]

بعض [illegible] مصداق ہو گئے [illegible] اور سارا [illegible] تماشہ والوں میں [illegible]

[illegible]

یاران ہم قالب

ساقی نامہ

ساقی جام شراب دیدے * جس میں عرق گلاب دیدے
ساقی مری لگی بجھا دے * بس آج ادک سے پلا دے
پیاسا ہوں ساقی مدتوں کا * جلدی سے مجھے دو آتشہ لا
قسمت کا ذکر خیال ساقی * ابھی سی کوئی نکال ساقی
بس صبح سے شام تک دئے جا * دام چھپکے کھرے لئے جا
کیا ہو گئیں وہ گھٹائیں کالی * کیا ہو گئیں ہو گئیں ساری خالی
کیا خاک ہوا اڑا رہی ہے * کیسی یہ اداسی چھا رہی ہے
برسات کا کر کیا ہے عالم * سینہ خاک کا ہے پرنم
یہ گرم ہوا نہ آہ چلتی - * کیوں کاشت ہر ایک ہی یہ جلتی
ہمراہ خزاں بہار بھی ہے * سردی کا [illegible] بہار بھی ہے
سبزہ گھوتا ہے جان رو کر * بیٹھا ہے منہ نسیم دھو کر
اواز ہ سرو یہ گل کسے رہا * شمشاد یہ غنچہ بھی منہ سے ہیں
ڈھارس ہو کس طرح سے جی کو * بے فصل نہیں خوشی کسی کو
دنیا ہے صدا بکار کیا * بیہات رہا میں ہی اکیلا
خوشے اٹھے اٹک رہے ہیں * پانی کے لئے بھٹک رہے ہیں
اب ہاتھ سے سب نکل گئے ہیں * غنچوں کے آبلے نکل گئے ہیں
پڑتا ہے طپش سے منہ میں چھالا * سوسن کے لگا ہے منہ کو کالا
سنبل تو دیتی ہے یوں دہائی * کیوں پھولوں کی بو ہوئی ہوائی
بیلا مرجھا گیا چمن میں * سوسن کے ہی زبان دہن میں
چھپا نرگس جوہی چنبیلی * ہیں پیاس ماری جان پہ کھیلی
سنبل کے سانس میں غضب کے * دن دیکھ کے رنج کے تعب کے
سوکھی ہے کیتکی بھی ساری * ہے خشک موتیا کی کیاری
رونا ہے جانوروں کو آتا * اب راگ نہیں کسی کو بھاتا
طائر پیاسے بھٹک رہے ہیں * سر اپنا پٹک رہے ہیں
اب سرو نہیں ہے بر لب جو * سنبل کے بکھر رہے ہیں گیسو
کوئل بھی ہیں الاپ لیتی * سب بھولا پپیہا بھی وہ پی پی

طاؤس بھی بھولے رقص کی چال * خاموش میں [illegible] دیکھ [illegible]
سب کہتے ہیں اپنے ہاتھ پھیلا * کر رحم خدا یا پانی برسا
سال نہیں ہوئی ہے برسات * خوش ہم ہی نہیں ہے اب کوئی بات
ہر شخص کو اس کی پڑی ہے * بارش ہو اگر تو زندگی ہے
ہر دل میں بھری ہوئی کدورت * کیونکر ہو دل کی [illegible]
دیدے ساقی بس اک پیالا * دو قلب میں [illegible]
تجھکو پرستار دیتا ہوں میں * چلدے [illegible] دنیا [illegible]
اس مے کے پینے سے ہے انکار * [illegible] کا طلب [illegible]
دے دو کہ سرور خوب دکھلائے * ناچیز کی بھی [illegible]
وہ دور کی سوجھے تھے بات * [illegible]
ساقی وہ دے تیرے داری * [illegible]
ہر دم یک طریق پیر کا ہوں * پیالہ ہے نقیب کا ہوں
دیکھیں ساقی تیری بھلائی * ہو ماں کی بھی [illegible]
یارب یہ دعا قبول ہو جائے * سب مطلب دل [illegible]
سب شکر گذار ہوں شرابی * دنیا سے [illegible]
دنیا میں ساقی کا بھلا ہو * ہر شخص اس کا [illegible]
ہے آرزو یہی جب ان کی * شہرت ہو [illegible]
الفضل الاخبار ہو نام والا * ہو اس کا [illegible]
مضمون پہ اسکے ہوں خریدار * اعزاز ہے دیتے مطلوب
دونوں کی ادائیں ہوں یہ پیاری * [illegible] بھی جائیں ان کے [illegible]
جو شخص کہ ان کی ہو [illegible] * [illegible] ہو [illegible] ان کو [illegible]
خورسند و شاد ہوں خریدار * مضمون [illegible]
[illegible] * تو ان کو [illegible]
[illegible] لکھیں شگفتہ لکھیں * حسب الامکان نفیس
عبد الغنی [illegible] جو [illegible] * اور [illegible]
ہو دونوں کی جاہ کی ترقی * ہو دونوں کی [illegible]

راقم [illegible]

آج بیج کو بچھاڑو

کیا کہتا ہے ہمارے منہ آنے لگے [illegible] جی [illegible]

خیال آیا۔ کہ ان مرزا صاحب سے گذرتے کے شکی سواری کا بندوبست نہیں کیا ہے خلوص مضامین کی رجی سے قینچی کو کس لاؤ۔ یہ ہی اسوقت میں مضمون سے بہتری کا کر ذلیل دیکھے۔

مت ہمارے مضامین کا خون کیا کرتے ہو۔ آج قابو میں آئے ہو۔ کہیں نہ بچ کے جا سکتے ہو۔ لاؤ میری ناک نہ دو۔

نالائق۔ ہمارے سامنے ہنستے ہو۔ کیا قضا آئی ہے۔ کہ دن پرسوں ہی سے کہ شکنجہ میں ڈالکر کس دیتے۔

جی۔ اور آپ لوہیں دھا جو کرتی تھی باگ مگر میاں جان کی خیر منا کر آج ہی کے واسطے تمہیں چھوڑ رکھا تھا۔ اگر کچھ پس و پیش کیا تو حضرت الحمد للہ موجود ہے سارا کس بل نکل جائے گا۔

بیہودہ۔ وہاں ایک ہو دو کر نکل تو ہے گو دو ہاتھ مجھے منہ لاحاصت سیں ہٹ جا سامنے سے۔ آج تجھے بے طرح تاؤ آرہا ہے۔
آرام سے تو جا ورنہ ابھی جھٹکر کھا جاتا۔

خیر معاف کرو۔ آنجناب کے حال پر رحم کرو۔ ایک اخلاص نے نالکوں مجھے بنوا دیئے۔ رو کے آپ خدا سے سیر پلاؤ ان کی رہتے ہو اچھا۔ جاؤ چھوڑ دیا۔ گو ہمیں افسوس تو ہے مگر تم بھی یاد کرو گے۔ نہ ان تم سے بہت بحث میں مگر اب بھی میں روز مردہ پر ہماری الم تو ٹوٹ رہا ہو۔ اسواسطے مصلحت وقت یہ ہے کہ تم ابھی رو و تک کسی اخبار کی جلدوں میں جھگڑ و نیا سیخ میں چلے جاؤ گر بہت بہتر۔
عید قربان سے ہی دن تو ہے قربانی کا   آج تلوار کے مانند گلے مل قاتل

راقم یوسف قیصر از بھوپال محلہ سبز منڈی۔

مضمونچے

شوق شدید کی آنکھ ایک ہی سمجھ کو دو آفتیں ہیں   تمھاری شوخیوں کی ہر لطیفہ نرالی جو
المقصد اب بازیوں کے ساتھ کبوتر بازی کا بھی شوق ہے اگر یقین نہ ہو مرزا صاحب سے پوچھیے حضرت نواب زادوں کو یہ کیا لت لگ گئی ہے آپ فرمانے لگے کہ نواب صاحب والا تو ہمیں معلوم نہیں۔ خلاصے رہے۔ سنئے پہلے نواب زادے شی کا ایک تھوا نے ایک طرف رہتے تھے۔ اسی وجہ سے انہیں قبض کی شکایت رہتی تھی۔ ایک بار حکیم نے تجویز کی کبوتر بازی بہتر ہے۔ آپ جانتے ہیں کبوتر اڑائے تو ادھر ادھر بھی چلنا پھرنا پڑتا ہے۔ لہذا رفتہ رفتہ قبض دور ہو گئی ادھر کسی قسم کی شکایت بھی نہ رہی۔ اتنا کہکر مرزا صاحب نے سینہ ابھارا اور شیروں کو دیکھا اور تحریر فرمایا۔ حضرت کبوتر پالتے ہیں امیر و غریب اور کیا جانیں۔
واہ مرزا صاحب مریض کیا مرے گیا۔ تو اس کا فائدہ پتنگبازی کا شغل بھی مستحسن ٹھہرا۔ اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو قمار بازی، پتنگ بازی بھی بری نہیں۔ کیونکہ کسی نہ کسی کو نفع پہنچتا ہی ہے۔

یک چشم تو کورست دو چشم تو کجی ۔ ہر چند دوا سیکند بہتر نیست اچھی تو اچھی ہو وے کیوں۔ اپنے قول کی مکار۔ کھانے پینے ذمہ دار۔ اچھی ہو جائے تو مرادیں گے وہ سینگ نکل جائیں۔ ساکن قدم رہے گی۔ بیویاں ایک سے ایک اصیل۔ افسوس ہے کہ محمد قاسم مرحوم کے مرنے نے کام نہ کیا میاں سنگھ کا عمر ابھی تمام نہ ہوا۔ باقی معاملہ خوف رکھو۔
تاتا با تا تنس تو بود۔

قلم مسٹر اے سکار ازبرین کلب میرٹھ

آنکھ اس سے کیوں لڑائی کیوں تو نے چوٹ کھائی
وہ دل سے پوچھتا ہے دل اس سے پوچھتا ہو

سولی انکا رشتہ کے نام وارث نکالا لیکن کچھ عرصہ تک حضرت نے شرم کیا پھر دیکھا۔ اب آنکے ایک اچھے سراغ رساں کو مدد دی اور جیسا اسکی بھی گر وہ گرفتار کرا سکا اسوقت سوائے اسکے اور کیا کہیں موقع ملیگا مگر ہیہات! ہیہات! دست ما قصہ ما قصہ، چنانچہ وہی ہوا۔

یہ طرز سخن ہنسی نہیں ہے
تحریر ہے دل لگی نہیں ہے

لوگ کہا کرتے ہیں کہ بیماری کی وجہ سے ناک میں دم ہے اس فقرہ کے و صدم لکھنے والوں سے کہتے ہیں ہم دم کے دم میں دم دلاسہ دیکر ایک تجویز پیش کرتے ہیں۔ یعنے میرٹھ کے حکیم رشید احمد امروہی حکیم کا علاج کرائے علاج کرنے کرنے ناک میں دم آجائے اور پھر نکلنے سے بھی روز حکیم ہو جائے تو بات۔ کیوں ناکہو کیسی سہل تجویز تلاش ہے۔ میرا فرض ہو ادا ہی ہو۔
قلم مسٹر اے آر از یونین کلب میرٹھ

ڈیر ایڈیٹر۔ روز مرہ کے خیالات سے نہایت پریشان کر رکھا ہے کبھی دل چاہتا ہے کہ قومی لیڈر بناؤں اور گورنمنٹ سے خوب گپ اڑاؤں مگر خوف کی وجہ سے قبض ہو جاتا ہے کہ مرنے کے جیل کی سیر کرنی پڑے گی اب سب ابھی ترکیب ہاتھ آئی ہے بشرطیکہ تم بھی منظور کرو۔ وہ یہ ہے

کر مجھے تھوڑے دنوں کے واسطے آرام پہنچاؤں۔ پھر پڑے پڑے مزہ اڑاؤں ہم اپنے عنایت فرما سیرت ہیں۔ آپ جانتے یہاں آجکل بہت سے اہل اسلام بقول ساڑھے اگرہ آریہ بنتے چلے جاتے ہیں [illegible] صاحب آپ بھی ثواب لیں [illegible] کی شتقلیت [illegible] صاحب سے شادی خانہ آبادی ہو جاوے گی آرام سے گذرے گی گر کسی مسلمان سے پالا پڑ جائے وہ کمرہ ٹکڑی مجھ کر بیٹھ رہیگا۔ صرف یہی خوف ہے۔ دوسرے اگر ہم مسلمانوں کو گالیاں دو تو اپنے سر ہو جاوینگے کیونکہ اکثر آریہ لوگ مسلمانوں کو برا بھلا کہتے رہتے ہیں اس میں ایک رمز ہے لڑکپن میں جو کچھ عادت پڑ جائے گی بڑھاپے ویسی عادت رہے گی۔ پہلے سے مسلمانوں کو جب طفل مکتب تھے گالیاں دیکھتے پھر اب کیا حرج ہے۔ اب تو سمجھ گئے ہونگے۔

ایم۔ این کے۔ ناز

چٹ پٹی چٹنیاں

سہسرام کے سکول کے سٹوڈنٹ کا قاعدہ ہے کہ جب امتحان کو تین چار دن باقی رہتے ہیں تو اپنے اپنے درجہ کے ماسٹران کو شاگرد دیکر انسے پڑھنا شروع کرتے ہیں۔ لیکن اس مرتبہ بنا بنایا گھروندا بگڑ گیا۔ ہیڈ ماسٹر بابو نے ایسا انتظام کیا کہ وہ حضرات اُن درجوں کا امتحان ہی نہیں جن میں پرائیویٹ ٹیوٹر ہیں۔ خوب شد۔ لو صاحبو اب اپنے روپے واپس کرالو وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے۔ اب نیا دیس نیا بھیس ہم ہیڈ ماسٹر بابو کے عالی خیالی کی داد دیتے ہیں۔

کسی دولتمند نے اپنے شوہر صاحب سے شکایت کی کہ تمہارے سالے کے لڑکے مجھے اماں جان نہیں کہتے۔ آپ نے یہ سنکر غصہ میں فرمایا کہ انکی کیا مجال کہ وہ تمہیں اماں نہ کہیں [illegible] اماں جان [illegible] بیگم صاحبہ بدولت کی [illegible] تیر کی مٹی نکالی ہے وہ کوٹھی۔ مرزا [illegible] انجمن شریف کا روپیہ جو بارہا طریقت کے [illegible] ہضم ہو جانا چاہتا تھا۔ یہ روپیہ حسن خاں [illegible] کے مدرسہ کے صرف میں لایا جائے گا۔ [illegible] سنا تھا کہ انجمن کی کارروائی بھی نئے سرے سے قائم ہوگی مگر اب تک ظہور میں نہیں آئی۔

بی بی شیرین جان نامی [illegible] کے جوار میں ایک مندر [illegible] کے [illegible] میں تمہارے [illegible] ہندوستان سے ایسی [illegible]

ایجاب کی ہی روح آسیں کچھ ٹھنڈی ہو گئی ہو۔ اسلئے بی صاحبہ کو شبنم رہنے کی جگہ تو دی مگر خشک ہی خشک۔ تھوڑی دیر ادھر جھوٹوں میں رہی ہے تو بی صاحبہ ادھر شکم شتول رہی ہیں۔ آخر علی الصباح ڈیرہ ڈنڈا اٹھا مدرسے دروازہ جا پڑیں۔ وہ بھی کھٹا النسا ہی تھا۔ علامہ کرلی صاحبہ کو وہ خاص [illegible] ہو گئے آخر یہ خیال کرکے کہ عزت میں بھی کوئی نہیں پوچھتا اس پیشے کو چھوڑا اپنا ایک بڑھنے شوہر کیا [illegible] پر شیطان کی خالہ آفت کی پرکالہ [illegible] جان کب سدھرتی ہے۔

۱۶ اکتوبر کے الفضل الاخبار میں لکھا تھا کہ سررشتہ تعلیم پنجاب میں [illegible] طلبا ۱۹۲۵ء کے میٹریکولیشن امتحان میں پرائیویٹ [illegible] نہیں کئے جائیں گے اور انتخاب کو اسکی تحقیقی خبر ہے کہ یہ قاعدہ ۱۹۲۵ء سے عمل میں لایا جائے گا اس خبر سے یہاں کے چند طلباء کو جو پرائیویٹ شریک ہونے والے ہیں عجب ناامیدی میں ڈال رکھا تھا [illegible] معلوم نہیں ہضم نہیں آخر منتشر مزاجی کیسی سنبھلکر لکھا گیا ورنہ لڑکوں کے کھیل میں مینڈکیوں کی جانیں چلی جاتی ہیں۔

ایک صاحب بہار میں دال کی منڈی میں کھڑے تھے [illegible] ایک ظریف نے پوچھا میاں یہ کیا کر رہے ہو۔ انھوں نے کہا کہ دانہ کھلا رہا ہوں۔ ظریف نے جواب دیا خوب تیار ہے لڑکی کے جہیز میں دے ڈالئے گا [illegible] ڈوم میں شہد [illegible]

تھانہ چنار ہی کے علاقہ میں ایک شخص کے مکان کے دروازہ پر بارش کے سیلاب سے تھوڑا غار نمودار ہو گیا۔ وہ لے آئے بلا کر دیکھا تو کھلا اسکے تھانہ کی انتہا کا اندازہ نہیں ملا۔ کوئی کہتا ہے کہ صرف مکان ہے کوئی کہتا ہے کہ نہیں خالی خزانہ مدفون ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہوا ہو یا تو بعد کو معلوم ہوگا۔ سر دست تو پولیس [illegible] پہرہ دیتے دیتے جان دبا بیٹھی ہے [illegible]

ایک بی صاحبہ کو [illegible] روپیہ کی بڑی ضرورت تھی۔ تھانہ دار صاحب [illegible] آمدنی ہوتی تو کہاں سے۔ جھٹ گیا [illegible] گروی اور حاصل کیا روپیہ [illegible] اور لکھنا تب مجرے کی آمدنی [illegible] بی صاحب کی طبیعت [illegible] ہدیہ وصول [illegible] لڑکیاں بھی گرد ہونے لگیں۔

ملا نواب [illegible] یونیورسٹی پنجاب لاہور سے ملحق [illegible]